تبصرہ

دوبیتی نامہ باباطاہر ہمدانی

زیر تبصرہ کتاب " دوبیتی نامہ باباطاہر " ہے جسے مکتبہ مسعود حیدرآباد نے شائع کیا ہے۔

باباطاہر عریاں فارسی زبان کے مشہور شاعر ہیں۔ جناب حضور احمد سلیم نے ان کی دوبیتیوں کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ کام ان کی دس برس کی محنت کا نتیجہ ہے اور جیساکہ کہا جاتا ہے کہ کام وہی اچھا ہوتا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ وقت اور زیادہ سے زیادہ محنت صرف کی گئی ہو۔ حضور احمد سلیم مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

باباطاہر کی زبان مقامی اثرات کی وجہ سے قدرے مشکل ہے۔ تصوف کے مضامین ان کا موضوع ہیں اور یہ مضامین بظاہر جتنے آسان نظر آتے ہیں معنیٰ کے لحاظ سے اتنے ہی مشکل ہیں۔ لیکن باباکا کمال یہ ہے کہ انہوں نے دل نشین اور سلیس انداز میں ان مضامین کو بیان کیا ہے۔ تصوف ان کے لئے نظری نہیں بلکہ عملی چیز ہے۔ اس لئے ان باتوں کا بیان کرنا ان کے لئے آسان ہے ان کے جذبات کی سچائی ایک ایک لفظ سے عیاں ہے۔

حضور احمد سلیم نے دوبیتیوں کو اُردو کا جامہ پہنانے وقت اس بات کا خیال رکھا ہے کہ اصل زبان کی سلاست اور روانی باقی رہے۔ یہی ان کا کمال ہے۔ ایک دوبیتی سینئے ؎

میرے پیارے یہ آنکھیں ہیں ترا گھر
جو تیری خاکِ پا سے ہیں مُنوّر
میں ڈرتا ہوں جو بھولے سے تو آیا
یہ پلکیں چُبھ نہ جائیں خار بن کر

بابا طاہر کی دوبیتیوں کا ترجمہ کئی لحاظ سے بہت مشکل تھا۔ اول تو ان کی زبان قدیم پھر اس زبان کی ساخت میں جو روانی ہے اسے قائم رکھنا اور غالباً سب سے مشکل کام اس تاثر کو اردو میں منتقل کرنا جو اصل زبان میں ہے لیکن حضور احمد سلیم نے بڑی خوبی سے یہ کام انجام دیا ہے، اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بابا طاہر کی شاعری کی اصل رُوح تک پہنچ گئے اور اسی لئے ان کے لئے ترجمے کا کام آسان ہوگیا۔ خالص تصوّف کے مضمون کی ایک رُباعی سینئے ؎

ہے خار و خس سے پُر اے دِل یہ دُنیا
ہے تیری رہ گزر عرشِ معلّیٰ
ہو ممکن تو اُتار اس تن سے اپنے
لباسِ پوست، تا ہو بوجھ ہلکا

تصوّف عملی صوفیوں کے لئے ایک ہمہ گیر فلسفۂ زندگی ہے اور شاعری بابا طاہر کے انہیں جذبات کا اظہار ہے۔ یہ عشق ایسا ہمہ گیر ہے کہ اسے کوئی دوسرا برداشت نہیں کر سکتا اور بقول میر:

عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو

لیکن اس عشق کے مصائب برداشت کرنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ یہ کام انسان اور صرف ایسا انسان کر سکتا ہے جس کا دل خدا کے عشق سے بھرا ہوا ہو بقول باباطاہر

فلک تو بھی یونہی زار و زبوں ہو
مری مانند تو بھی غرقِ خوں ہو
جو پل بھر کو مرا تو کرب دیکھے
یقیں ہے غم کے ہاتھوں سرنگوں ہو

غم، زندگی اور عشق کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور اسی کی اہمیت انسان میں اُٹھ بیٹھ پیدا کرتی ہے۔ بابا طاہر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کسی بھی شب نہیں دل میرا بے غم
کہ وہ دلبر نہیں اک دم کو ہمدم
ہزاروں رحمتیں حق کی ہوں غم پر
نہیں ہوتا کسی لمحے بھی یہ کم

ابتدا میں حضور احمد سلیم نے ایک مبسوط مقدمے کے ذریعے بابا طاہر کی زندگی اور شاعری پر روشنی ڈالی ہے۔ پاکستان میں ایران کے سفیر کبیر اور معروف ادبی شخصیت محمد حسین مشائخ فریدی نے حضور احمد سلیم کی فارسی زبان سے محبت پر روشنی ڈالی ہے۔ فارسی ہمارے ماضی کا شاندار ورثہ ہے اور اس کے اَدب پر جتنی تحقیق اور جتنا کام کیا جائے کم ہے۔ اردو زبان میں ان شہ پاروں کے منتقل ہونے سے اَدب کا دامن وسیع ہوگا۔
کتاب کے آخر میں فرہنگ لغات بھی ہے۔ ۱۴۴ صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ انتہائی دیدہ زیب ہے، سرورق انتہائی خوبصورت ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب اَدب میں گراں قدر اضافہ ہے۔

بشکریہ
ریڈیو پاکستان۔ حیدرآباد

تبصرہ:- ڈاکٹر کریم الدین

(غلام مصطفیٰ قاسمی نے زاہد پریس حیدرآباد سے چھپوا کر شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے شائع کیا۔)